Maulana Imteyaz Ali Khan Arshi:Mohaqqiq aur Mudawwin by Dr. Mohd. Akmal(Asst.Prof.Urdu)Tariq Yusuf Parrey(Research Scholar)
Dept. of Urdu,Khwaja Moinuddin Chishti Language University,LKO
ڈاکٹر محمد اکمل (اسسٹنٹ پروفیسر) طارق یوسف پرے (ریسرچ اسکالر)
شعبۂ اردو، خواجہ معین الدین چشتی لنگویج یونیورسٹی، لکھنؤ

مولانا امتیاز علی خاں عرشی: محقق اور مدوّن

بیسویں صدی نے جو نابغہ روزگار اردو زبان و ادب کو سوغات میں دیئے ہیں، ان میں مولانا امتیاز علی خاں عرشی کا نام امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ ایک اعلیٰ درجے کے مخطوطہ شناس، عربی و فارسی کے دانشور، عالم دین، ماہر غالبیات، فقید المثال لائبریرین ہی نہیں تھے بلکہ مترجم، شاعر اور متنی نقاد کی حیثیت سے بھی بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ مولانا عرشی ہندوستان کے ان چند معدودے اشخاص میں سے تھے، جنھوں نے فارسی اور اردو زبان و ادب سے متعلق اہم تحقیقی کارنامے انجام دیئے ہیں۔ بیسویں صدی کی ابتدا میں حافظ محمود خاں شیرانی نے اردو ادب میں تحقیق کی باضابطہ بنیاد ڈالی اور قاضی عبدالودود نے اس پر ایک مضبوط قلعہ تعمیر کیا۔ ان کے بعد جن حضرات نے اس کی پاسبانی، تحفظ اور اسے مزید کارآمد اور آراستہ کرنے میں اہم رول ادا کیا، ان میں سید سلیمان ندوی، محی الدین قادری زور، مسعود حسن رضوی ادیب، سید عبداللہ، نذیر احمد، مختار الدین احمد، مالک رام، نورالحسن ہاشمی، گیان چند جین، رشید حسن خاں، جمیل جالبی وغیرہ نے قابل قدر کام انجام دیا۔ مولانا عرشی بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہیں۔ مولانا عرشی نے اپنے معاصر محققین میں اردو تحقیق کے معلم ثانی قاضی عبدالودود کے بعد اردو تحقیق کے میدان میں بہت اہم رول ادا کیا۔ بقول پروفیسر نذیر احمد:

''مولانا امتیاز علی خاں عرشی بعض اعتبار سے ہندوستان کے اکثر محققین سے ممتاز ہیں۔''

(مولانا امتیاز علی خاں عرشی (ادبی و تحقیقی کارنامے، مرتبہ: ڈاکٹر نذیر احمد، صفحہ نمبر: ۵)

مولانا امتیاز علی عرشی کا شمار ملک کی اُن ممتاز ہستیوں میں ہوتا ہے جنہوں نے شوق اور لگن سے علمی دنیا کو فائدہ پہنچایا۔ علمی میدان میں عرشی بطور فیشن داخل نہیں ہوئے تھے۔ علم ان کی زندگی کا